

## 78597- کسی عورت سے زنا کے بعد اس کی بیٹی سے شادی کرنے کا حکم

سوال

میری تیس برس ہے شیطان کے بھاوسے میں آکر میں نے ایک عورت سے زنا کریا، اور اللہ کے فضل و کرم سے میں سچی توبہ کر چکا ہوں امید ہے اللہ نے توبہ قبول کر لی ہوگی، اب تک میں نے شادی نہیں کی، میری والدہ نے میرے لیے ایک لڑکی کا انتخاب کیا لیکن یہ لڑکی اس عورت کی بیٹی ہے جس سے میں زنا کر چکا ہوں (یہ علم میں رہے کہ زنا دو برس قبل ہوا تھا، اور اب وہ لڑکی بیس برس کی ہے) اس لیے براۓ مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں کہ آیا یہ شادی حرام ہے یا نہیں؟

براۓ مہربانی اس مسئلہ میں تفصیل کے ساتھ معلومات دیں کہ آیا جائز ہے یا حرام؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے اور آپ یہ کو شکش کریں کہ یہ توبہ سچی ہو؛ کیونکہ زنا کا جرم اور گناہ بہت عظیم ہے، اس کے نتیجہ میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اور پھر شادی شدہ زانی شخص تورجم کا مسحت ٹھرتا ہے، اور حدود اللہ میں اس سے بڑھ کر کوئی حد نہیں؛ کیونکہ زنا کا جرم ہی اتنا قبیح اور شنیع ہے کہ وہ اسی کا مسحت ہے۔

ہماری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ اس لڑکی سے شادی مت کریں، اس لیے نہیں کہ یہ نکاح حرام ہے، بلکہ اس لیے کہ اس نکاح کی بناء پر آپ اس عورت کے اور قریب ہو جائیں گے جس سے آپ زنا کر چکے ہیں، اور اس کے قریب ہونا آپ کو اس قبیح اور شنیع جرم کی یاد دلاتی رہے گی، اور ہو سکتا ہے کہ آپ کو دوبارہ شیطان بھکا دے اور اسے مزین کر کے پیش کرے اور آپ دوبارہ اس جرم کا ارتکاب کر یہ ٹھیں۔

کیونکہ غاشی اور موصیت والی جگہوں سے دور رہنا توبہ کی تکمیل میں شامل ہوتا ہے، اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں اس شخص کا ذکر ملتا ہے جس نے ایک سو قتل کر لیے تھے، اور پھر ایک عالم دین کے پاس آیا تو اس نے اسے وہ بستی اور علاقہ چھوڑنے کا لامتحاجاں کے رہنے والے اہل و فناد تھے، اور یہ توبہ کی تکمیل ہے۔

لیکن اس لڑکی سے نکاح کے جواز کے بارہ عرض ہے کہ اس میں علماء کرام کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے:

امام شافعی اور امام مالک ایک روایت میں اسے مباح قرار دیتے ہیں۔

اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور امام مالک دوسری روایت میں اس نکاح کو حرام قرار دیتے ہیں، لیکن پہلا قول راجح ہے۔

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ایسے شخص کے بارہ میں اختلاف ہے جس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا کہ آیا اس کے لیے اس عورت کی بیٹی یا اس کے ساتھ نکاح کرنا عالی ہے یا نہیں، اور اسی طرح اگر اس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو کیا اس عورت کے ساتھ اس کا باپ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، اور آیا اس سارے مسئلہ میں زنا وہ کچھ حرام کر دیا جا جو صحیح نکاح میں یا فاسد نکاح میں حرام ہو جاتا ہے یا نہیں؟

امام مالک رحمہ اللہ موطا میں کہتے ہیں:

"عورت سے زنا کرنے سے زنا کرنے والے شخص پر اس کی بیٹی اور اس کی ماں سے نکاح کرنے کو حرام نہیں کرتا، اور جس نے کسی عورت کی ماں سے زنا کیا اس پر اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی، بلکہ اسے قتل کیا جائیگا، اور زنا نکاح حلال کی حرمت میں سے کچھ بھی حرام نہیں کریگا۔

ابن شہاب اور زہری اور ربیعہ کا بھی یہی قول ہے، اور لیث بن سعد اور شافعی اور ابو ثور اور داود بھی اسی طرف گئے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی یہی مروی ہے اس کے متعلق ان کا فرمان ہے :

"حرام حلال کو حرام نہیں کرتا"

ابن ابن قاسم نے امام مالک سے موطا میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے خلاف روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں :

"جس کسی نے بھی اپنی ایسی بیوی کی ماں سے نکاح کیا جس کو اس نے پھوڑ کھا ہو، تو وہ امام مالک کے ہاں اس حکم میں ہے جس نے اپنی بیوی کی ماں سے نکاح کیا اور اس سے دخول کیا"

"

اور امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور ثوری اور اوزاعی کا بھی یہی قول ہے، وہ سب کہتے ہیں : جس نے بیوی کی ماں سے زنا کیا تو اس پر اس کی بیوی حرام ہوگئی۔

اور سخون کہتے ہیں :

"امام مالک کے سب اصحاب ابن قاسم کی اس میں خلافت کرتے ہیں اور ان کا بھی کہنا ہے جو موطا میں ہے۔

اور پھر اللہ عز و جل نے مسلمان کے لیے بیوی کی ماں اور بیوی کی بیٹی سے شادی کرنا حرام کی ہے، اور اسی طرح لونڈی ہو تو اس سے وطنی کرنے پر اس لونڈی کی ماں اور بیٹی بھی اس پر حرام ہوگی۔

اور اسی طرح جس سے اس کے باپ نے نکاح یا ملک یا میں یعنی لونڈی ہونے کی وجہ سے اور اس کے بیٹے نے وطنی کی ہو وہ بھی حرام ہے، تو اس میں حلال وطنی کے معنی پر دلالت ہے۔  
واللہ المستعان۔

فقہاء مسلمانوں کے سب علاقوں کے اہل فتوی اس پر متفق ہیں کہ : زانی پر وہ عورت جس سے زنا کیا تھا استبراء رحم کرنے کے بعد نکاح کرنا حرام نہیں، تو پھر اس کی بیٹی سے نکاح بالا ولی جائز ہوا۔

اللہ تعالیٰ جی توفیق دینے والا ہے۔

دیکھیں : الاستذکار (463-464/5) مختصر ا

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"راجح قول یہی ہے کہ : جس عورت سے زنا کیا گیا ہوا س کی ماں زانی پر حرام نہیں، اور جس عورت سے زنا کیا گیا ہوا س کی بیٹی بھی زانی پر حرام نہیں؛ کیونکہ اللہ عز و جل کا فرمان ہے :

اور اس کے علاوہ تمہارے لیے حلال کی گئی میں النساء (24)۔

اور ایک قرات میں "اور اس کے علاوہ تمہارے لیے حلال کی میں۔

فاعل کی بنابر

یہاں اللہ عزوجل نے یہ ذکر نہیں کیا کہ جس عورت سے زنا کیا گیا ہوا س کی ماں اور اس کی بیٹی محرم عورتوں میں شامل ہوتی ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے :

اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان بیویوں سے جن کے ساتھ تم دخول کر جکپے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماعت نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں النساء (23)۔

یہ معلوم ہے کہ جس عورت سے زنا کیا ہو وہ قطعی طور پر اس کی عورتوں میں شامل نہیں ہوتی، کیونکہ اس کی عورتیں اس کی بیویاں ہیں، چنانچہ جب وہ اس کی عورتوں میں شامل نہیں تو زنا اور سفاح کو صحیح نکاح سے مخلص کرنا صحیح نہ ہوا۔

اس لیے جب زنا سے توبہ کر جکا ہو تو اس کے لیے اس عورت کی ماں جس سے زنا کیا تھا یا اس کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہے "انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (7/38-39)۔

خلاصہ یہ ہوا کہ :

یہ مسئلہ اختلافی ہے، اور علماء کرام کا اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ زنا کردہ عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہے جبکہ وہ لڑکی اس کے پانی سے پیدا نہ ہوئی ہو، ہماری آپ کو نصیحت یہی ہے کہ آپ اس لڑکی سے شادی مت کریں، اس کے دو سبب ہیں :

احتیاط کرتے ہوئے، کیونکہ وہ لڑکی اکثر علماء کے ہاں آپ پر حرام ہے۔

اور اس لیے بھی کہ اس سے نکاح آپ کے لیے اس کی ماں سے قرب کا باعث ہو گا اور اس کے ساتھ رابطہ کا باعث بنے گا جس سے آپ نے زنا کیا تھا، اور ہو سکتا ہے آپ نے جس گناہ سے توبہ کر لی ہے دوبارہ اس میں پڑ جائیں۔

واللہ اعلم۔